امام نَوَوِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کا تعارُف

نام و نسب

کُنیت: اَبُوزَکَرِیَّا۔ لَقَب: مُحی الدِّین. نام: یحییٰ بن شَرَف بن مُرِی بن حسن بن حسین بن حِزَام بن محمد بن جُمعہ الحِزامی نَوَوِی حَوْرانی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی

وِلادت باسعادت وپرورش

امام نَوَوِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی ولادت باسعادت مُحَرَّمُ الحَرَام کے درمیانی عشرے میں ۶۳۱ ہجری میں دِمَشْق کے ایک علاقے حَوْرَان سے متصل ایک بستی نَوٰی میں ہوئی۔ اسی وجہ سے آپ نَوَوِی کہلائے آپ کے آباءواَجداد حِزَام سے ہجرت کر کے یہاں آباد ہو گئے تھے۔

تعلیم وتربیت

شیخ یاسین یوسف مَرَّاکُشِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں نے پہلی مرتبہ یَحْیٰی بِنْ شَرَف نَـــوَوِی کو اس وقت دیکھا جب وہ تقریباً دس برس کے تھے۔ بچے انہیں اپنے ساتھ کھیلنے کے لئے بُلا رہے تھے لیکن وہ کھیلنے کو تیار نہ تھے۔ جب بچوں نے زبردستی کی تو وہ روتے ہوئے قرآن پڑھنے لگے۔ میں نے یہ حالت دیکھی تو ان کے استاد سے ملاقات کی اور کہا: اس بچے پر خصوصی توجہ دیجئے! امید ہے کہ یہ اپنے زمانے کا سب سے بڑا عالم وزاہد بنے گا اور لوگ اس سے فیضیاب ہونگے۔ یہ سن کر استاد نے کہا: کیا تم نجومی ہو؟ (جو آیندہ کی خبر دے رہے ہو) میں نے کہا: میں نجومی نہیں ہوں بلکہ جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے مجھ سے کہلوایا میں نے وہی کہا ہے۔ اس کے بعد استاد ان کے والد صاحب سے ملے اور انہیں (امام) نووی کے متعلق بتایا تو انہوں نے اپنے فرزند کی تعلیم وتربیت پر خاص توجہ دی۔ اور اس بات کی شدید حرص کی کہ میرا بیٹا بالغ ہونے سے پہلے پہلے قرآن کریم ناظرہ ختم کرلے اور پھر واقعی امام نووی نے بالغ ہونے سے پہلے ہی ناظرہ قرآن پاک ختم کرلیا۔

راہ علم میں مشقتیں

آپ 659ہجری میں دِمشق آئے اور یہاں شافعی مذہب کی کتاب "تَـنْـبِیْـہ" ساڑھے چار ماہ میں حفظ کرلی اور شافعی مذہب کے بقیہ مسائل کی کتب اسی سال کے بقیہ حصہ میں پڑھیں۔آپ دن رات میں مختلف علوم وفنون کے بارہ(١٢) اسباق مختلف اساتذہ سے اچھی طرح سمجھ کر پڑھتے۔زمانہ طالب علمی میں اسقدر مشقت برداشت کی کہ دوسال تک آرام کے لئے پہلوزمین پر نہ لگایا۔

زُھد و تقویٰ

آپ صرف ایک مرتبہ عشاء کے بعد تھوڑا سا کھانا کھاتے اور سحری کے وقت صرف پانی پیتے۔برف کا ٹھنڈا پانی نہ پیتے حالانکہ وہاں کے لوگوں میں اس کا عام رواج تھا۔آپ نے بالکل سادہ زندگی گزاری، بہت سادہ موٹا لباس پہنتے۔ دمشق کے پھل کبھی نہ کھاتے، جب وجہ پوچھی گئی تو فرمایا کہ یہاں کے اکثر باغات اوقاف اور ان اَملاک سے متعلق ہیں جن میں ہر کسی کو تصرف کی اجازت نہیں ہوتی اور یہ پھل شبہ سے خالی نہیں ہوتے پھر میرا دل کیسے گوارہ کرسکتا ہے کہ میں انہیں کھاؤں۔

عَلَّامَہ رَشِیْدُالدِّیْن حَنْفِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: جب میں نے امام نَوَوِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو دیکھا کہ دُنیوی آسائشوں سے بالکل دور رہتے اور انتہائی سخت مُـجَـاھَـدَات کرتے ہیں تو میں نے ان سے کہا: مجھے خوف ہے کہ کہیں آپ ایسی بیماری میں مبتلا نہ ہوجائیں جو آپ کو دینی خدمات سے روک دے۔آپ نے فرمایا: فلاں شخص نے اَللّٰہ عَـزَّوَجَلَّ کی اتنی عبادت کی کہ اس کی ہڈیاں خشک ہوگئیں۔یہ سن کر میں سمجھ گیا کہ انہیں ہماری دنیا سے کوئی غرض نہیں۔اِنہیں اِنکے حال پر چھوڑ دینا چاہئے۔

جب آپ کے پاس کوئی اَمْرَد (خوبصورت لڑکا) پڑھنے کے لئے آتا تو آپ منع کردیتے۔(تھذیب الاسماء، ١٤/١)

امام نَوَوِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے تین ایسی عظیم خوبیاں عطا فرمائی تھیں کہ اگر اُن میں سے کوئی

ایک خوبی بھی کسی میں پائی جائے تو وہ اس لائق ہو کہ دور دراز سے سفر کر کے اس کی زیارت کی جائے۔(۱) علم وعمل (۲) زُہد وتقویٰ (۳) اَمْرٌ بِالْمَعْرُوف وَنَهْیٌ عَنِ الْمُنْکَر (یعنی نیکی کی دعوت دینا اور برائیوں سے منع کرنا)

آپ حصولِ علم میں مشغولیت کے ساتھ ساتھ نوافل، مسلسل روزے، زُہد وَوَرَع، عبادت وریاضت میں اپنے استاد کی پیروی کرتے، استاد کے وصال کے بعد عبادت وریاضت میں آپکا اِشْتِغَال مزید بڑھ گیا تھا۔

خوفِ خدا

اَبُو عَبْدِ اللّٰہ بِنْ اَبُو الْفَتْح حَنْبَلِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ ایک رات میں نے جامع دمشق میں امام نَوَوِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو ایک ستون کے پیچھے اندھیرے میں انتہائی خشوع سے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا آپ پر غم و حُزن کی کیفیت طاری تھی اور بار بار یہ آیتِ کریمہ پڑھ رہے تھے۔

وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْـُٔوْلُوْنَ (پ۲۳، الصّٰفّٰت:۲٤) ترجمۂ کنز الایمان : اور انہیں ٹھہراؤ، اُن سے پوچھنا ہے

ان کی درد بھری آواز میں قرآن کریم کی تلاوت سن کر مجھے ایسی روحانیت نصیب ہوئی کہ جسے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ہی بہتر جانتا ہے۔

عاجِزی و اِنکساری

آپ کی طبیعت میں عاجزی وانکساری تھی۔ حُبِّ جاہ سے خوب بچتے تھے۔ آپ نے اپنے شاگردوں سے کہہ رکھا تھا کہ سب ایک ساتھ مل کر میرے پاس نہ آیا کرو کہیں طلباء کی کثرت کی وجہ سے میں حُبِّ جاہ میں مبتلا نہ ہو جاؤں کیونکہ نفس تو لوگوں کے ہجوم سے خوش ہوتا ہے۔

لوگ بادشاہوں سے ملنا اپنے لئے بہت بڑا انعام سمجھتے ہیں۔ لیکن آپ اُمراء وحُکّام سے ہمیشہ دور رہتے۔ ایک مرتبہ آپ صحنِ مسجد میں درس دے رہے تھے اتنے میں اطلاع ملی کہ "بادشاہ مسجد میں نماز کے لئے آ رہا ہے" آپ فوراً درس موقوف کر کے وہاں سے چلے گئے اور پھر پورا دن اس مسجد میں نہ آئے تاکہ بادشاہ سے ملاقات نہ کرنی پڑے۔

تختِ سکندری پر وہ تھوکتے نہیں ہیں بستر لگا ہوا ہے جن کا تری گلی میں

علم طِب کیوں چھوڑا؟

اِمام نوَوِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: ''ایک مرتبہ مجھے علمِ طِبّ کا شوق ہوا چنانچہ، میں نے ''اَلقَانُون فِی الطِّب'' کتاب خریدی اور ارادہ کرلیا کہ اس علم میں خوب کوشش کرونگا۔ بس اسی دن سے میرے دل پر تاریکی چھاگئی اور کئی دن تک میری یہ حالت رہی کہ کسی بھی چیز میں دلجمعی نصیب نہ ہوتی۔ میں اس صورت حال سے بہت پریشان ہوا اور سوچنے لگا کہ میری یہ حالت کس وجہ سے ہوئی ہے؟ پھر مجھے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے اِلہام ہوا کہ اس کا سبب مُرَوَّجَہ علم طِب میں تیری بے جا مشغولیت ہے پس میں نے فوراً وہ کتاب فروخت کردی اور اپنے گھر سے ہر وہ چیز نکال دی جس کا تعلق طب سے تھا۔ پھر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا کرم ہوا کہ میرا دل روشن ہوگیا اور میری پہلی والی کیفیت لوٹ آئی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِبلیس لعین کا حملہ

امام نوَوِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: ایک مرتبہ مجھے بخار تھا اور میں اپنے والدین و دیگر احباب کے ساتھ سویا ہوا تھا۔ رات کے پچھلے پہر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے مجھے شفا عطا فرمائی تو میں اپنے آپ کو پُرسکون محسوس کرنے لگا۔ پھر میں ذِکرِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں مصروف ہوگیا، کبھی کبھی میری آواز کچھ بلند ہوجاتی تھی۔ اتنے میں میں نے ایک خوبصورت بزرگ کو حوض پر وضو کرتے دیکھا وضو سے فراغت کے بعد وہ میرے پاس آیا اور کہنے لگا: میرے بچے! تو ذِکرِ الٰہی موقوف کردے کیونکہ اس طرح تیرے والدین اور دیگر گھر والوں کو تکلیف ہوگی۔ میں نے کہا: اے شیخ! تو کون ہے؟ کہا: اس بات کو چھوڑ کہ میں کون ہوں؟ بس میں تیرا خیر خواہ ہوں۔ یہ سن کر میرے دل میں یہ بات آئی کہ یہ ضرور ابلیس لعین ہے۔ میں نے ''اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم'' پڑھی اور پھر بلند آواز سے ذکر کرنے لگا۔ اب ابلیس لعین مجھ سے دور ہوا اور دروازے کی طرف چلا گیا۔ اتنے میں میرے والد محترم اور دوسرے لوگ جاگ گئے۔ میں دروازے کی طرف گیا تو اسے بند پایا، ہر طرف دیکھا لیکن مجھے وہاں کوئی نظر نہ آیا۔ میرے والد صاحب نے پوچھا: اے یحیٰی، میرے بچے! کیا ہوا؟ میں

نے صورت حال بتائی تو سب کو تعجب ہوا۔اور پھر ہم سب مل کر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنے لگے۔

وقت کی قدر

وقت کے قدر دان کبھی بھی اپنا وقت ضائع نہیں کرتے۔امام نَوَوِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کبھی بھی اپنا وقت ضائع نہ کرتے تھے نہ دن میں نہ رات میں حتیٰ کہ راستے میں آتے جاتے ہوئے بھی کسی کتاب کا مطالعہ یا تکرار جاری رکھتے۔اس طرح آپ نے کئی سال تحصیل علم میں گزارے۔آپ نے اوقات کی تقسیم بندی کی ہوئی تھی۔تمام وقت خیر کے کاموں میں ہی صرف ہوتا تھا۔تصنیف وتالیف،تدریس،نوافل،تلاوتِ قرآن،اُمورِ آخرت میں غور وفکر،اور **اَمْرٌ بِالْمَعروف و نَھْیٌ عَنِ الْمُنکَر** (یعنی نیکی کی دعوت دینے اور برائیوں سے منع کرنے) کے لئے آپ کے اوقات مقرر تھے۔

وُسعتِ مطالعہ

امام نَوَوِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے کثرتِ مطالعہ کا اندازہ اس واقعہ سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ علامہ کمال رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی علیہ "**اَلْبَدْرُ السَّافِر وَتُحْفَۃُ الْمُسَافِر**" میں فرماتے ہیں: ایک مرتبہ امام غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی کی مشہور کتاب "**اَلْوَسِیْط**" میں کسی مسئلے پر امام نَوَوِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے میرا اختلاف ہوا تو آپ نے مجھ سے فرمایا: کیا تم مجھ سے اس کتاب کے مسئلے میں جھگڑتے ہو جس کا میں نے چار سو مرتبہ مطالعہ کیا ہے!

نامی کوئی بغیر مشقت نہیں ہوا ۔۔۔ سو بار کٹا جب عقیق تب نگیں ہوا

آپ نے علمِ فقہ ابو ابراہیم اسحاق بن احمد بن عثمان مغربی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے حاصل کیا آپ ان کا بہت زیادہ ادب واحترام کرتے۔انہیں وضو وطہارت کے لئے پانی بھر کر دیا کرتے۔آپ ان سے جو کتب پڑھتے زمانۂ طالب علمی میں ہی ان کی شرح لکھتے اور مشکل مقامات حل کرتے۔جب استاد نے آپ کی علمی کوششیں اور دنیا سے بے رغبتی دیکھی تو آپ پر خصوصی شفقت فرمائی اور آپ کو اپنے حلقے کا "**مُعِیْدُ الدَّرْس**" بنالیا۔یعنی آپ استاد سے پڑھا ہوا سبق حلقے میں دُہرایا کرتے۔

امام نووی کی چند مشہور کُتُب

(۱) ریاض الصالحین(۲) کتاب الاذکار(۳) شرح البخاری(٤) المنهاج شرح صحیح مسلم (٥)نكت التنبيه(٦)الايضاح فی مناسك الحج (٧)التبيان فی اداب حملة القران(٨) تحفة الطالب النبيه(٩)تنقيح شرح الوسيط(١٠)نكت على الوسيط(١١) التحقيق(١٢)مهمات الاحكام(١٣) العمدة فی تسهيل التنبيه(١٤)التحرير فی لغات التنبيه(١٥)المنتخب(١٦)دقائق الروضة(١٧)طبقات الشافعيه(١٨) مختصر الترمذی(١٩)قسمة القناعة(٢٠) مناقب الشافعی (٢١) التقريب فی علم الحديث(٢٢)املاء حديث انما الاعمال بالنيات(٢٣)مختصر مبهمات الخطيب(٢٤) شرح سنن ابی داء ود(٢٥) رؤوس المسائل(٢٦)الاصول والضوابط(٢٧)الاربعين(٢٨)مختصر التنبيه(٢٩)المسائل المنثوره (٣٠)نكت المهذب(٣١)المنهاج مختصرالمحرر(٣٢)مختصر التبيان(٣٣)جزء فی الاستسقاء(٣٤) بستان العارفين (لم يتم) (٣٥)تهذيب الاسماء واللغات(٣٦)الخلاصة فی الحديث (٣٧)الارشاد(٣٨)المجموع شرح المهذب(٣٩)جزء فی القيام لاهل الفضل

بیماری پر صبر

جب آپ اپنے والد صاحب کے ساتھ حج کے لئے حَرَمَیْن طَیِّبَیْن روانہ ہوئے تو آپ کو بخار آ گیا جو عَرَفہ تک جاری رہا لیکن اس شدید تکلیف کے باوجود آپ نے کبھی بھی بے صبری کا مظاہرہ نہ کیا۔ زیارتِ حَرَمَیْن طَیِّبَیْن کے بعد جب آپ دِمَشق آئے تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ پر علم کی برسات فرمادی۔ آپ کو دو مرتبہ حج کی سعادت نصیب ہوئی۔

تعظیمِ اولیا

امام نَوَوِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کا ذکر نہایت ادب واحترام اور تعظیم کے ساتھ

کرتے اور ان کے فضائل ومناقب بیان فرماتے۔

متعلقین کے لئے خوشخبری

ایک مرتبہ امام نووی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے رُفَقاء نے آپ سے عرض کی: بروزِ قیامت ہمیں بھول نہ جانا۔ آپ نے فرمایا: **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے مجھے وہاں کوئی مقام ومرتبہ عطا فرمایا تو میں اس وقت تک جنت میں نا جاؤں گا جب تک اپنے جاننے والوں کو جنت میں داخل نہ کروالوں۔

با ادب با نصیب

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شیخ حضرتِ سَیِّدُنا کمال اِربلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے ایک بار اپنے ساتھ کھانے کیلئے بلایا تو آپ نے عرض کی: یَا سَیِّدِی! میری معذرت قبول فرمائیے کیونکہ میرے ساتھ ایک عذر ہے۔ شیخ نے معذرت قبول فرمالی۔ بعد میں کسی نے پوچھا کہ آپ کے ساتھ کیا عذر تھا۔ فرمایا: مجھے خوف تھا کہ کھانے کے دوران شیخ کسی لقمے کو کھانے کا ارادہ فرمائیں اور لاعلمی میں، میں اسے کھا جاؤں۔ (اور یوں مجھ سے بے ادبی صادر ہو جائے) (لواقح الانوار القدسیۃ فی بیان العہود المحمدیۃ ص ۳۱)

ایک مرتبہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے کسی مالکی شخص نے بحث کی اور سختی سے پیش آیا مگر آپ نے کوئی جوابی کاروائی نہ کی۔ جب کسی نے وجہ پوچھی تو فرمایا: اس کے امام میرے امام کے شیخ ہیں اس لئے اس کے ساتھ ادب سے پیش آنا اس کے امام کے ساتھ ادب سے پیش آنے کی مانند ہے۔ (المنن الکبری ۲۷۶)

اِمام نووی کی کرامات

آپ کے والدِ محترم حضرتِ سَیِّدُنا شَرَف بن مُرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میرے بیٹے کی عمر تقریباً سات سال تھی رمضانُ المبارک کی ستائیسویں شب وہ میرے ساتھ سویا ہوا تھا کہ اچانک اٹھ بیٹھا اور مجھے جگا کر کہا: اے میرے والدِ محترم! یہ نور کیسا ہے جس نے پورے گھر کو روشن کر دیا ہے؟ آواز سن کر سب گھر والے جاگ گئے لیکن ہم میں

سے کسی کو بھی کوئی روشنی نظر نہ آئی۔ میں سمجھ گیا آج شبِ قدر ہے۔ (اور میرے بیٹے پر اس کی نشانی ظاہر ہوگئی ہے)

انوکھے درندے

ملکِ شام کے گورنر نے جامع اُمَوی کے خزانے میں رکھی ہوئی کتابیں بلادِ عجم میں منتقل کرنے کا ارادہ کیا تو آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے اسے سختی سے منع فرمایا۔ گورنر کو غصہ آ گیا اور اس نے آپ کو پکڑنا چاہا۔ آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے اس کے فرش پر درندوں کی بنی ہوئی تصویروں کی طرف اشارہ کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قدرت سے ان تصویروں نے اصلی درندوں کا روپ دھار لیا اور وہ انوکھے درندے گورنر پر حملے کے لئے تیار ہو گئے یہ دیکھ کر گورنر اور اس کے ساتھی وہاں سے بھاگ گئے پھر اس گورنر نے آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے معافی مانگی اور قدم بوسی کی۔ (المنن الکبری، ص ۱۶۱)

مرض جاتا رہا

شَیخ وَلِیُّ الدِّین اَبُو الْحَسَن رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں کہ "میں نِقرِس (یعنی پاؤں کے جوڑوں میں درد) کے مرض میں مبتلا ہوا تو آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه میری عیادت کے لئے تشریف لائے اور صبر کی تلقین کرنے لگے۔ جیسے جیسے وہ صبر کے متعلق بیان فرما رہے تھے میرا مرض دور ہو رہا تھا یہاں تک کہ درد بالکل ختم ہو گیا۔ میں سمجھ گیا کہ یہ امام نَوَوِی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوِی کی برکت سے ہوا ہے۔"

راتوں رات رَوَاحِیَہ سے مکۂ مکرمہ

مَدْرَسہ رَوَاحِیَہ کے بَوّاب (چوکیدار) کا بیان ہے کہ ایک رات میں نے امام نَوَوِی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوِی کو مدرسے سے باہر جاتے ہوئے دیکھا تو میں بھی ان کے پیچھے چل دیا۔ جب آپ دروازے کے قریب پہنچے تو دروازہ بغیر چابی کے خود بخود کھل گیا اور آپ باہر تشریف لے گئے۔ میں بھی آپ کے پیچھے چلتا رہا۔ کچھ ہی دیر میں ہم مکۂ مکرمہ پہنچ گئے۔ آپ نے طواف و سعی کی، پھر دوبارہ طواف کیا اور واپس چل دیئے میں بھی آپ کے پیچھے چلتا رہا اور کچھ ہی دیر میں ہم رَوَاحِیَہ پہنچ گئے۔

دل کی بات جان لی

شَیْخ اَبُو الْقَاسِم مِزّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ایک رات میں نے خواب دیکھا کہ مِزَّہ میں بہت سارے جھنڈے لہرائے جارہے ہیں اور خوشی کا سماں ہے۔ میرے پوچھنے پر بتایا گیا کہ آج رات یَحْیٰ بِنْ شَرَف نَوَوِی کو قطب بنایا جائیگا۔ مجھے معلوم نہ تھا کہ یَحْیٰ نَوَوِی کون ہیں اور نہ ہی میں نے کبھی یہ نام سنا تھا۔ چنانچہ، میں ان کی تلاش میں دِمَشْق پہنچا وہاں جا کر معلوم ہوا کہ یَحْیٰ بِنْ شَرَف نَوَوِی یہاں کے استاذُالحدیث ہیں۔ جب میں ان کے پاس پہنچا تو مجھ سے فرمایا: ''میرا راز اپنے پاس ہی رکھنا کسی کو نہ بتانا۔''

وِصالِ پُر مَلال

آپ نے اپنی زندگی کا اکثر حصہ دِمَشْق میں گزارا جہاں آپ تعلیم وتصنیف، نفلی عبادت، تدریس اور اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف وَنَہْیٌ عَنِ الْمُنْکَر (یعنی نیکی کی دعوت دینے اور برائیوں سے منع کرنے) میں مشغول رہے۔ زندگی کے آخری ایام میں اپنے آبائی گاؤں نَوٰی جانے سے پہلے دمشق میں مدفون اپنے تمام شیوخ واساتذہ کے مزارات پر حاضری دی اور اپنے متعلقین سے ملاقات کی۔ نَوٰی جا کر آپ بیمار ہوئے اور بدھ کی رات 24 رَجَبُ الْمُرَجَّب 672 ہجری میں یہ عظیم مُحدِّث اس دنیائے فانی میں اپنی زندگی کے تقریباً 44 سال 6 ماہ گزار کر دائمی و اُخروی منزل کی جانب کوچ کر گئے اور یوں گلشنِ اسلام میں ایک اور گُلِ زیبا کی کمی ہوگئی لیکن اس کی خوشبو سے آج بھی عالَمِ اسلام مُعَطَّر ومُعَنْبَر ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اسلام کا بہت بڑا سرمایہ تھے۔ آپ کی وفات کا مسلمانوں کو بہت غم ہوا، اپنے پرائے سب ہی پر اُداسی چھا گئی۔ آپ کا مزار پُر اَنوار آپ کے آبائی گاؤں نَوٰی میں ہے۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صَدْقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

بعدِ وصال خواب میں زیارت

نفس کی مخالفت پر انعامِ خداوندی

جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے وصال کا وقت قریب آیا تو سیب کھانے کی شدید خواہش ہوئی۔ جب سیب لائے گئے تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے نہ کھائے۔ بعدِ وصال اہلِ خانہ میں سے کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَافَعَلَ اللّٰہُ بِکَ؟ یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ کہا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے میرے تمام اعمال قبول فرمالئے اور میری مہمان نوازی کی گئی اور مجھے سب سے پہلے جو چیز کھانے کو دی گئی وہ سیب تھے۔

وَلی کی بے ادبی کا انجام

ایک شخص امام نووی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی قبر پر آیا اور ہاتھ سے اشارے کرکے کہنے لگا: تم وہی ہو جو امام اَوْزَاعِی سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کرتے تھے کہ "میں اس مسئلہ میں یہ کہتا ہوں" ابھی وہ شخص اپنی جگہ سے کھڑا بھی نہ ہوا تھا کہ اسکے پاؤں پر بچھو نے ڈنک ماردیا۔ (اور یوں اسے ایک ولی کی گستاخی کی سزا ملی)

بِلّی نے زبان کھینچ لی

ایک شخص آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے خلاف بہت زیادہ باتیں کیا کرتا تھا جب اس کا انتقال ہوا تو جس جگہ اسے غسل دیا جارہا تھا وہاں ایک بلّی آئی اور اس کی زبان کھینچ لی۔ اس طرح یہ واقعہ لوگوں کے لئے عبرت بن گیا۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی گستاخی و بے ادبی سے محفوظ رکھے۔ ان کے فُیُوض برکات سے مُسْتَفِیض فرمائے۔ ان کے صدقے ہمیں دینِ متین کی خوب خوب خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(ملخصا از منهاج السوی فی ترجمة الامام النووی ملحق تهذيب الاسماء واللغات)

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم